سوال

دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس وقت نکاح میں مہر بہت زیادہ رکھ رہے ہیں، کیا یہ ایسا کرنا سنت ہے، اور کیا شریعت نے مہر کی کوئی مقدار متعین کی ہے جس سے تجاوز نہیں کیا جا سکتا؟

جواب

الحمد للہ

شادی اللہ تعالی کی نعمتوں میں ایک نعمت اور اس کی نشانیوں میں ایک نشانی شمار ہوتی ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام وسکون پاؤ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی، یقیناً اس میں غوروفکر کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں الروم (21).

اور پھر اللہ عزوجل نے لڑکیوں کے اولیاء کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ماتحت اور ولایت میں موجود عورتوں کی شادی کر دینے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

تم میں سے جو مرد اور عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کر دو، اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس اور تنگ دست بھی ہوں گے تو اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا، اور اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے النور (32).

اور یہ اس لیے کہ نکاح پر بہت عظیم مصلحت مرتب ہوتی ہے، مثلا امت میں کثرت، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باقی نبیوں کے ساتھ اپنی امت کی وجہ سے فخر کرنا، اور مرد و عورت کو ایک طرح کے حرام کام میں پڑنے سے محفوظ کرنا ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت عظیم مصلحتیں پائی جاتی ہیں

لیکن بعض اولیاء اور ذمہ داران نے شادی میں رکاوٹ کھڑی کر رکھی ہیں، اور وہ اکثر حالات میں شادی کے حصول کے لیے رکاوٹ اور آڑ بن چکے ہیں، وہ اس طرح کہ بہت زیادہ مہر کا مطالبہ کرتے ہیں، اور اتنا مہر لینے کی کوشش کرتے ہیں جو شادی کی رغبت رکھنے والے نوجوان کی استطاعت سے بھی باہر ہوتا ہے، حتی کہ بہت سارے شادی کی رغبت رکھنے والوں میں اب شادی ایک بہت ہی مشکل اور مشقت والے کاموں میں شمار ہونے لگی ہے

اور پھر مہر ایک ایسا حق ہے جو شریعت اسلامیہ نے عورت کے لیے فرض کیا ہے، تاکہ وہ اس عورت میں مرد کی رغبت کی تعبیر ثابت ہو، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور عورتوں کو ان کے مہر راضی وخوشی دے دو النساء (4).

اس کا یہ معنی نہیں کہ عورت کو ایک سامان تجارت شمار کر لیا جائے کہ وہ فروخت ہونے لگے، بلکہ یہ مہر تو عزت اعزاز کا نشان ہے، اور شادی کے عزم اور حقوق کی ادائیگی اور مشقت برداشت کرنے کی دلیل ہے

شریعت مطہرہ نے کوئی ایسی مقدار متعین نہیں کی جس سے مہر تجاوز نہ کر سکتا ہو، لیکن اس کے باوجود شریعت مطہرہ نے مہر کم رکھنے اور اس میں آسانی پیدا کرنے کی رغبت دلائی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو"

اسے ابن حبان نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3300) میں صحیح قرار دیا ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

"سب سے اچھا اور بہتر مہر وہ ہے جو آسان ہو"

اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3279) میں صحیح قرار دیا ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کا ارادہ رکھنے والے شخص سے یہ فرمایا تھا :

"جاؤ جا کر کچھ تلاش کرو چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی ہو" متفق علیہ

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے اس میں ایک اعلی مثال قائم کی حتی کہ معاشرے میں امور کے حقائق کا رسوخ پیدا ہوجائے، اور لوگوں میں معاملات میں آسانی وسہولت عام ہوجائے

ابوداود اور نسائی میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا :

"میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا : مجھے رخصتی دے دیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اسے کچھ دو، میں نے عرض کیا : میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وہ تیری حطمی درع کہاں ہے ؟

میں نے عرض کیا : وہ میرے پاس ہی ہے، آپ نے فرمایا : اسے وہی درع ہی دے دو"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2125) سنن نسائی حدیث نمبر (3375) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی حدیث نمبر (3160) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

دیکھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اہل جنت کی عورتوں کی سردار کا مہر تو یہ تھا

جو اس بات کی دلیل اور تاکید کرتا ہے کہ دین اسلام میں فی ذاتہ مہر مقصود نہیں

ابن ماجہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

"تم عورتوں کے مہر میں غلو اور زیادتی مت کرو، کیونکہ اگر یہ کوئی دنیا کی عزت و اچھائی ہوتی یا پھر اللہ کے ہاں تقوی ہوتا تو تم میں سے اس کے سب سے زیادہ اولی اور حقدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے، آپ نے اپنی کسی بھی بیوی کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہیں دیا، اور نہ ہی آپ کی بیٹیوں میں سے کسی کو اس سے زیادہ دیا گیا، اور مرد اپنی بیوی کا بہت زیادہ مہر ادا

کرتا ہے حتی کہ وہ اس عورت کےلیے مرد کے دل میں عداوت بن جاتا ہے ، اور وہ کہتا ہے مجھ پر تو تیری وجہ سے بہت بوجھ ڈالا گیا "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1887) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ (1532) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

(لاتغالوا) یعنی : مہر زیادہ کرنے میں مبالغہ مت کرو

(وان الرجل لیثقل صدقۃ امراتہ حتی یکون لھا عداوۃ فی نفسہ) یعنی : یہ مہر ادا کرتے وقت وہ اپنے دل میں اس سے عداوت رکھے گا کہ اس کا مہر بہت زیادہ تھا ، یا جب وہ اس مہر کے متعلق سوچے اور اس کی مقدار کو دیکھے

(ویقول قد کلفت الیک علق القربۃ) وہ رسی جس سے مشکیزہ باندھا جاتا ہے یعنی میں نے تیری وجہ سے ہر چیز برداشت کی حتی کہ وہ رسی بھی جس سے مشکیزہ لٹکایا اور باندھا جاتا ہے " اھ

دیکھیں : حاشیۃ السندی ابن ماجہ

بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم کے برابر ہے یعنی تقریبا ایک سو پینتیس ریال (135) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور بیٹیوں کا مہر اتنا ہی تھا

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"چنانچہ جس شخص کو اس کا دل اپنی بیٹی کا مہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے زیادہ کرنے کی کہے تو وہ جاہل و احمق ہے ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں ہر لحاظ سے افضل ہیں ، اور وہ سب عورتوں سے ہر صفت میں افضل ہیں ، اور اسی طرح امہات المومنین بھی لیکن اس کے باوجود ان کا مہر زیادہ نہ تھا ، یہ تو قدرت و استطاعت ہونے کے باوجود اور آسان بھی تھا ، رہا فقیر و تنگ دست وغیرہ تو اس کو چاہیے کہ وہ مہر اتنا ہی دے جتنی استطاعت رکھتا ہے اور اس میں اس کو مشقت نہ ہو " اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (194/32).

اور شیخ الاسلام کا یہ بھی کہنا ہے :

" امام احمد کی روایت یہ تقاضا کرتی ہے کہ چار سو درہم مہر مستحب ہے ، استطاعت اور آسانی کے ساتھ یہی مستحب ہے اس مقدار تک ہو سکتا ہے اس سے زائد نہیں " اھ

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں مہر کم ہونے کے دلائل پر کچھ احادیث بیان کی ہیں اور اس کی کم از کم حد متعین نہیں اس کے بعد کہتے ہیں :

یہ احادیث اس کو متضمن ہیں کہ کم از کم مہر کی تعیین نہیں کی جا سکتی اور مہر میں زیادتی اور مبالغہ کرنا مکروہ ہے اور یہ قلت برکت اور قلت عمر کا باعث ہے " اھ

دیکھیں : زاد المعاد (178/5).

اس سے یہ واضح ہوا کہ اب لوگ جو کر رہے ہیں اور مہر زیادہ کرتے اور مبالغہ کرتے ہیں یہ شریعت کے مخالف ہے

اور مہر کم رکھنے اور اس میں مبالغہ نہ کرنے کی حکمت واضح ہے :

وہ یہ کہ لوگوں کےلیے شادی کرنا آسان ہوتا کہ وہ شادی کرنا ترک نہ کر دیں ، اور اخلاقی اور معاشرتی برائیوں میں نہ پڑ جائیں

مہر زیادہ کرنے کے کچھ نقصانات معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (12572) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

10525